101771 _ اگر خاوند زنا کی تہمت لگائے تو کیا بیوی لعان کر سکتی ہیں ؟

سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ جو عورت اپنے خاوند پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا وہ اپنے خاوند کے ساتھ لعان کر سکتی ہے جیسا کہ سورۃ النور میں بیان ہوا ہے ؟
یا کہ یہ صرف خاوند پر جاری ہو گا جو اپنی بیوی پر تہمت لگاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

لعان دو وجہ کی بنا پر مشروع ہے:

پہلی وجہ:

جب خاوند اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے، اور اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں، تو خاوند کو حد قذف سے بچنے کے لیے لعان کرنے کا حق حاصل ہے.

دوسری وجہ:

وہ اپنے سے بچے کی نفی کرنا چاہتا ہو.

اس میں اصل دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان ہے:

جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے علاوہ اس کا کوئی اور گواہ نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایك کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہیں .

اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہو .

اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے یقینا اس کا خاوند جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے.

اور پانچویں دفعہ کہے کہ یقینا اس پر اللہ تعالی کا غضب ہو اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہو النور (6 ـ 9).

ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" اس آیت کریمہ میں خاوند کے لیے نکلنے کی راہ بیان کی گئی ہے کہ جب ان میں سے کوئی اپنی بیوی پر بدکاری کی تہمت لگائے، اور اس کے لیے اسے ثابت کرنا اور گواہ پیش کرنے مشکل ہوں تو پھر وہ بیوی کے ساتھ لعان کر سکتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے حکم دیا ہے.

وہ اس طرح کہ وہ بیوی کو قاضی اور حکمران کے سامنے لا کر اس کے ساتھ اس تہمت پر لعان کرے، تو قاضی اور حاکم چار گواہوں کے مقابلہ میں اسے چار بار اللہ کی قسم اٹھوائے کہ وہ سچ بول رہا ہے، یعنی اس نے جو اس پر زنا کی تہمت لگائی ہے وہ اس میں سچا ہے، اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو.

جب یہ کہہ چکے تو اس لعان کی بنا پر شافعی حضرات اور علماء کی ایك جماعت کے ہاں عورت اس کے نكاح سے نكل جائیگی اور اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائیگی، اور خاوند اسے اس کا مہر ادا کریگا، اور اس عورت پر زنا کی حد واجب ہو گی.

اور اس سے یہ حد اس وقت تك ختم نہیں ہو سکتی جب تك وہ بھی لعان نہ کر لے، اگر وہ بھی پانچ قسمیں اٹھائے، چار بار کہے کہ اللہ کی قسم وہ جھوٹا ہے، اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ (خاوند) سچا ہو تو اس (مجھ) پر اللہ کا غضب ہو " انتہی.

اور رہا بیوی کا مسئلہ کہ جب وہ اپنے خاوند پر زنا کی تہمت لگائے اور چار گواہ پیش نہ کرے تو اسے حد قذف لگائی جائیگی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ، اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو، یہ فاسق لوگ ہیں النور (4).

اور یہ آیت تہمت میں مرد اور عورت سب کو شامل ہے.

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے آیت میں عورتوں کا ذکر کیا ہے اس لیے کہ وہ اہم ہیں، اور عورتوں پر فحاشی کی تہمت زیادہ شنیع اور نفس کے لیے بہت زیادہ ناپسند ہے، اور مردوں پر زنا کی تہمت بالمعنی اس آیت میں داخل ہے، اور امت کا اس پر اجماع ہے " انتہی.

اور الماوردی رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" اور اگر بیوی اپنے خاوند پر زنا کی تہمت لگائے تو عورت کو حد لگائی جائیگی، اور وہ لعان نہیں کر سکتی " انتہی.

دیکھیں: الاحکام السلطانیۃ (287).

اور اگر بیوی اپنے خاوند کے زنا کرنے کا علم رکھتی ہو اور اس کے پاس کوئی دلیل اور گواہی یعنی چار گواہ نہ ہوں، تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کو وعظ و نصحیت کرے اور اسے سمجھائے، اور اللہ کا خوف دلائے، اور اگر پھر بھی خاوند اپنی گمراہی میں پڑا رہے تو عورت اس سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے، یا اس سے خلع لے لے، کیونکہ ایسے خاوند کے ساتھ رہنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، اور اس لیے بھی کہ اس سے مجامعت کرنے میں نقصان اور ضرر ہو سکتا ہے.

واللہ اعلم .